21414-اگر مسجد میں نشئی داخل ہوں تو کیا مسجد بند کرنا صحیح ہے ؟

سوال

میں ایک امریکی ریاست میں مؤقتا امام مسجد ہوں حتی کہ ہمارے پاس عالم دین کو رکھنے کے لیے مال جمع ہوجائے ، لوگ چوبیں گھنٹے مسجد کھلی رکھنے کے عادی ہوچکے ہیں ، میں جب فجر کی نماز کے لیے مسجد جاتا ہوں تو بھاگے ہوئے لوگوں کو مسجد میں سوئے ہوئے پاتا ہوں جنہوں نے فل اے سی چلا رکھے ہوتے ہیں (ہم ہزاروں ڈالر بجلی کا بل دیتے ہیں) اور غیر مسلم بھی ، کچھ روز قبل ہمیں مسجد سے شراب کی بوتلیں ملیں ، اور ایک نشئی شخص کو مسجد کے باتھ رومز میں سوئے ہوئے پایا تو پولیس کو فون کیا تا کہ وہ اسے لے جائيں .

میں نے تجویز پیش کی کہ عشاء کی نماز کے (گھنٹہ یا دو گھنٹے بعد) بعد سے نماز فجر تک مسجد کے دروازے بند رکھے جائیں ، اور اکثر وہ لوگ جو نماز عشاء اور فجر یا پھر وہاں تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں انہیں چابیاں دے دی جائیں ، چنانچہ ہم نے تالے خریدے اور روزانہ مسجد بند کرنا شروع کردی .

لیکن بعض افراد نے اس پر اعتراض کیا اور کہنے لگے : اندر والے دروازے بند کرنا اور باہر کا گیٹ کھلا رکھنا ضروری ہے ، کیونکہ اللہ کا گھر چوبیں گھنٹے کھلا رہنا چاہیے ، اور دن یا رات میں جب بھی کوئی شخص عشاء کے بعد نماز کے لیے آئے تو اسے مسجد کھلی ہوئی ملے ، اگر بند رکھتے ہیں تو وہ نماز ادا نہیں کرسکتا .

میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس سلسلہ میں جتنی جلدی ہوسکے اپنی رائے دیں ، کیونکہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو مسجد کھلی ہونے سے مستفید ہونا چاہتے ، اور مسجد میں فتنہ پھیلانا چاہتے ہیں .

پسندیدہ جواب

اصل تو یہی ہے کہ
مسجد کھلی رکھی جائے اور بند نہ ہو تا کہ مسلمان جب چاہیں نماز ادا کریں ، نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مسجد نبوی میں کتے آیا جایا کرتے تھے ، جیسا کہ صحیح
بخاری میں حدیث ہے .

لیکن اگر مسجد کھلی رکھنے سے مسجد کے
اندر برائی اور فساد ہونا شروع ہو اور اس کا خدشہ رہے تو مسجد کی دیکھ بھال اور اس
کی حفاظ کے لیے مسجد بند کردی جائے .

اور اس لیے بھی کہ مفاسد کو دور اور
ختم کرنا مصلحت کے حصول سے زیادہ اولی اور بہتر ہے ، اور اسی طرح اگر مسجد کی اشیاء
اور آلات وغیرہ کے چوری ہونے کا خدشہ ہو تو بھی مسجد کرنا صحیح ہے .

واللہ اعلم .